Publisher: Faculty of Arabic & Islamic Studies
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi
Vol.25 Issue: 02 (July – December 2026)
Date of Publication: 30- December 2026
HEC Category, **Y**: (2026-2027)

eISSN: 2664-0171,
pISSN: 1992-8556

معارفِ اسلامی

Title	ماحول دوست نبوی تعلیمات کے عصری اطلاقات :پاکستانی تناظر میں
Authors & Affiliations	ڈاکٹر سید حافظ دانیال احمد shahdaniyal65@gmail.com فون نمبر:03087727540
Dates	*Received :* **24**-10-202**6** *Accepted:* **10-11**-202**6** *Published:* **26-11**-2026
Page	***98-117***
Citation	
Copyright	
Publisher	Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan https://aiou.edu.pk/

Indexing & Abstracting Agencies

IRI(AIOU)	HJRS(HEC)	Tehqiqat	Asian Indexing	Research Bib	Atla RDB	SIS
Islamic Research Index	HJRS HEC Journal Recognition System	تحقیقات	ASIAN Research Index	Academic Resource Index ResearchBib	ATLA Religion Database	SIS

ماحول دوست نبوی تعلیمات کے عصری اطلاقات :پاکستانی تناظر میں

Environment-Friendly Prophetic Teachings and Their Contemporary Applications: A Pakistani Perspective

Abstract:
The global environmental crisis has emerged as one of the most pressing challenges of the contemporary era, with its consequences proving particularly severe for developing nations such as Pakistan. Recurrent floods, cloudbursts, hazardous levels of air pollution, unchecked deforestation, and an escalating water crisis have jeopardized not only the national economy but the very sustainability of human life. Within this context, the Seerah of the Prophet Muhammad (peace be upon him) offers a comprehensive moral and practical framework one capable of ensuring both ecological equilibrium and the cultivation of a sustainable society. This study undertakes a critical examination of the environmentally oriented teachings embedded in the Prophetic Seerah, situating them within the specific socio-political and ecological realities of present-day Pakistan, and explores the practical possibilities of their contemporary application. The paper begins by analysing the foundational principles derived from the Seerah moderation in the consumption of natural resources, the cultivation of greenery, the conservation of water resources, compassion toward animals and vegetation, and the conceptualization of the earth as a divine trust. It then extends this analysis to the applied dimensions of these principles at both societal and state levels in Pakistan, examining the role of environmental ethics in policy formulation, the promotion of environmental consciousness through Friday sermons and contemporary religious seminaries, and the potential for their integration into the national educational curriculum. The study further interrogates the structural and attitudinal challenges impeding this integration, including prevailing public attitudes toward environmental responsibility, discontinuities in policy implementation across successive governments, and the persistent lack of coordination between religious institutions and state bodies. To strengthen its analytical contribution, the study is situated within, and seeks to extend, the existing body of scholarship on Islamic environmental ethics through a comparative review of analogous faith-based environmental initiatives undertaken in other Muslim-majority countries, including Saudi Arabia and Indonesia. Methodologically, this is a qualitative, text-based analytical study. Primary textual sources the Qur'an and the authenticated corpus of Hadith are read closely and critically alongside secondary sources, including contemporary policy reports, international environmental assessments, and existing scholarship on Islamic environmentalism, with the analysis conducted comparatively against parallel faith-based initiatives elsewhere in the Muslim world. The study concludes that were Pakistan to adopt Prophetic teachings as a guiding principle in the formulation of its environmental policy and public awareness campaigns, a comprehensive "Prophetic Environmental Code of Ethics" could be articulated one capable of furnishing durable, culturally resonant solutions to the country's pressing environmental challenges and marking a significant milestone in Pakistan's pursuit of environmental sustainability.
Keywords: Climate change, social awareness, environmental resources, policy & legislation.

تمہید

عالمی چیلنجز میں شمار ہو چکا اور سنگین ماحولیات کا مسئلہ عصرِ حاضر میں انسانیت کو درپیش نہایت اہم ہے۔ ماحولیاتی آلودگی، جنگلات کی کٹائی، گلوبل وارمنگ، پانی کی قلت، حیاتیاتی تنوع کی تباہی اور زمین کے قدرتی وسائل کا بے دریغ استعمال، آج تہذیب وتمدن کے تسلسل کے لیے سنگین خطرات بن چکے ہیں۔ ساری دنیا کی طرح پاکستان بھی ان بحرانوں سے بری طرح متاثر ہے۔ ماہرین کے مطابق پاکستان دنیا کے اُن دس ممالک میں شامل ہے، جو موسمیاتی تبدیلی کے شدید ترین اثرات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ حالیہ سیلاب، خشک سالی اور ہر موسم کے درجہ حرارت میں غیر معمولی اضافہ اس کے خطرناک مظاہر ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے اب صرف سائنسی اور تکنیکی بنیادیں کافی نہیں، بل کہ اخلاقی، دینی اور تہذیبی بنیادوں پر بھی ایک جامع وژن کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاصر مکالمے میں ماحولیاتی اخلاقیات ایک مستقل علمی ڈسکورس کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اس حوالے سے ہر سطح پر مکالمے، کانفرنسز اور غور وفکر کا ایک متنوع سلسلہ کچھ سالوں سے بڑے شد ومد سے جاری ہے۔ اس ڈسکورس میں مذہب کو خصوصی اہمیت حاصل ہے، کیوں کہ مذاہب انسان کی اخلاقی تشکیل اور اجتماعی رویوں کو متاثر کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اسلامی روایت میں خصوصاً سیرتِ حضور ﷺ ایک ایسا جامع سرچشمہ ہے، جو انسانی معاشرت کی ہر تحفظ کو عملی زندگی کا حصہ بنایا، بل کہ سطح پر راہ نمائی کرتا ہے۔ آں حضرت ﷺ نے نہ صرف ماحولیاتی انسان، حیوان اور فطرت کے باہمی رشتے کو ایک مقدس امانت قرار دیا۔ قرآن کریم میں بارہا زمین وآسمان کی تخلیق، نباتات وحیوانات کے توازن اور فطرت میں موجود میزان کو اللہ کی نشانیوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ آں حضرت ﷺ کی احادیث میں پانی کے ضیاع سے ممانعت، درخت لگانے کی فضیلت، اور جانوروں پر ظلم کی مذمت جیسے بے شمار پہلو ملتے ہیں، جو بہ راہ راست ماحولیاتی اخلاقیات سے متعلق ہیں۔ پاکستان جیسے ملک میں، جہاں آبادی کا بڑا حصہ مذہب کے ساتھ گہری وابستگی رکھتا ہے، ماحولیاتی شعور کی تشکیل کے لیے سیرتِ حضور ﷺ کو بنیاد بنانا ایک مؤثر حکمتِ عملی ثابت ہو سکتا ہے۔ تحقیقِ ہذا کا مقصد یہ ہے کہ نبوی تعلیمات کی روشنی میں ماحول دوست اصولوں کو عصری تقاضوں کے ساتھ جوڑ کر پاکستانی تناظر میں ان کے اطلاقات کا تجزیہ کیا جائے۔

ماحول دوست نبوی اقدامات

،سیرتِ حضور ﷺ کا مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ ماحول کا تحفظ محض ایک ثانوی موضوع نہیں تھا بل کہ آں حضرت ﷺ کی تعلیمات کا لازمی وبنیادی جزو تھا۔ ذیل میں نو بنیادی اصولوں کی صورت میں ان تعلیمات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے:۔

:۔ پانی کے استعمال میں اعتدال1

آں حضرت ﷺ نے پانی کے استعمال میں اعتدال کی تعلیم دی، چاہے وہ عبادت جیسے اہم مقصد یعنی وضو کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ایک صحابی کو وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرتے دیکھا تو فرمایا" :یہ اسراف کیسا؟ "عرض کیا گیا" :وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ "فرمایا" :جی ہاں، اگرچہ آپ اس اصول کی مزید تائید دوسری روایت سے بھی ہوتی ہے۔ [1]"بہتی ہوئی ندی کے کنارے ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آں حضرت ﷺ ایک مُد پانی سے وضو اور ایک صاع سے یہ دونوں روایات واضح کرتی ہیں کہ پانی جیسی بنیادی نعمت کے ضیاع سے اجتناب غسل فرمایا کرتے تھے۔[2] صرف سماجی ذمہ داری نہیں، بل کہ ایمانی فرض بھی ہے۔

شجرکاری اور سبزہ زاری کی ترغیب

آں حضرت ﷺ نے درخت لگانے اور سبزہ زاروں کے قیام کو صدقہ قرار دیا۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے اور اس میں سے کوئی انسان یا جانور یا پرندہ کھائے تو یہ اس کے تصورات سے ہم آہنگ "carbon sink" اور "afforestation" یہ تعلیم آج کے کے لیے صدقہ ہے۔[3] ہے۔ آں حضرت ﷺ کے عمل اور تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ شجرکاری جیسا ماحول دوست طرزِ عمل راہِ راست حصہ ڈالتا ہے۔ بہ معاشرے کی اجتماعی فلاح میں

زمین کی پاکیزگی اور صفائی

اسلام نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا۔ آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طہارت نصف ایمان آں حضرت ﷺ نے زمین کو پاکیزہ رکھنے کی سخت تاکید فرمائی۔ حدیث مباکہ میں ہے کہ لعنت کی ہے۔[4] public" یہ آج کے جانے والی دو باتوں سے بچو :لوگ راستے میں یا سایہ دار جگہوں پر قضائے حاجت کریں۔[5] کے جدید قوانین سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے عطا کیا "waste management" اور "hygiene گیا اصول ہے۔ آپ ﷺ نے ماحول کو آلودگی سے پاک رکھنے کو ایک اجتماعی اخلاقی ذمہ داری بنایا۔

حیوانات اور پرندوں کے حقوق

رحمت للعالمین ﷺ کی سیرت حیوانات کے حقوق کے بارے میں نہایت واضح ہے۔ آپ ﷺ اسی طرح نے فرمایا کہ جو کسی چڑیا کو بلاوجہ قتل کرے تو وہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے فریاد کرے گی۔[6] اس اصول کی مزید توثیق ایک اور روایت ایک عورت کو بلی کو قید کر کے بھوکا مارنے پر عذاب کی وعید آئی۔[7] سے بھی ہوتی ہے کہ ایک شخص نے راستے میں ایک پیاسے کتے کو اپنے موزے میں پانی بھر کر پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش فرما دی۔ صحابہ کرام کے استفسار پر کہ کیا جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک پر بھی اجر یہ تعلیمات ظاہر کرتی ہیں ملتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر جاندار)ذی روح (کی خدمت میں اجر ہے۔[8] کہ اسلام ماحولیاتی اخلاقیات میں صرف نباتات تک محدود نہیں، بل کہ حیوانات اور پرندوں کے تحفظ کو بھی شامل کرتا ہے۔

وسائل میں اعتدال اور اسراف سے اجتناب

قرآن میں حکم ہے کہ کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو، یقیناً اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں آں حضرت ﷺ نے عملاً کفایت شعاری اختیار کی۔ آپ ﷺ کا طرزِ حیات سادہ زندگی کا عملی نمونہ کرتا۔[9] تھا۔ یہ اصول ماحولیاتی توازن کے لیے ناگزیر ہے، کیوں کہ اسراف اور ضرورت سے زیادہ کھپت ہی آلودگی اور وسائل کے زوال کی بڑی وجہ ہے۔

فضلہ اور آلودگی سے اجتناب

نیز آپ ﷺ نے زمین آں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔[10] کو آباد کرنے اور بے کار نہ چھوڑنے پر زور دیا۔ اللہ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے، پس اپنے صحنوں کو صاف رکھو۔[11] ان ہدایات سے معلوم ہوا کہ سیرتِ حضور ﷺ میں صفائی کی اہمیت کس قدر ہے۔ اس کا تعلق بہ راہِ راست صدقہ اور خدائی پسند سے جوڑا گیا ہے۔

فطرت اور زمین سے محبت

آں حضرت ﷺ نے پوری زمین کو مسجد اور طہارت کا ذریعہ قرار دیا" :میرے لیے ساری زمین آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کے گرد و نواح کو "حرم "قرار دے کر اس کے [12]"مسجد اور پاک بنا دی گئی ہے۔ اور "protected areas" یہ اصول جدید درختوں کی کٹائی اور جانوروں کے شکار کو ممنوع قرار دیا۔[13] کے تصور سے چودہ سو سال قبل قائم کیا گیا۔ "conservation zones"

موسمی توازن اور قدرتی وسائل کی حفاظت

یہ [14]"آں حضرت ﷺ بارش کے وقت خصوصی دعا فرماتے" :اے اللہ !اسے نفع بخش بارش بنا۔ دعا موسمی توازن کے لیے قدرت پر انحصار اور ذمہ دارانہ رویے کی علامت ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات میں قدرتی وسائل کے ضیاع سے اجتناب اور ان کے متوازن استعمال کی بہت تاکید وارد ہوئی۔

ماحولیاتی پائیداری اور آئندہ نسلوں کی فکر

آں حضرت ﷺ نے فرمایا" :اگر قیامت قائم ہو رہی ہو اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا اس حدیث سے عیاں ہوتا ہے کہ آں حضرت ﷺ کی تعلیمات [15]"پودا ہو تو اگر ممکن ہو تو اسے لگا دے۔ میں آئندہ نسلوں کی فکر اور ماحولیاتی پائیداری کا تصور موجود تھا، چاہے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔

غرض یہ کہ سیرتِ حضور ﷺ کا مطالعہ اس بات کا واضح ثبوت فراہم کرتا ہے کہ آپ ﷺ کی ہدایات صرف ساڑھے چودہ سو سال پہلے کی تعلیمات نہیں ہیں، بل کہ آج کے ماحولیاتی بحران میں بھی انسانیت کو عملی راہ دکھاتی ہیں۔ سیرتِ حضور ﷺ اس حوالے سے راہ نمائی فراہم کرتی ہے کہ انسان زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے اور اسے اللہ کے عطاکردہ وسائل کو امانت سمجھتے ہوئے استعمال کرنا چاہیے۔ درج ذیل سطور میں پاکستان کے چیدہ چیدہ ماحولیاتی مسائل اور ان کے حل کے لیے سیرتِ حضور ﷺ سے اخذ شدہ ہدایات کی روشنی میں قابلِ عمل اقدامات پر بحث کی گئی ہے۔

پاکستان میں ماحولیاتی بحران اور نبوی تعلیمات کے اطلاقات

میں سے ہے، جو موسمیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ(آٹھواں ملک) پاکستان دنیا کے ان دس ممالک متاثر ہیں۔ ان بحرانوں میں پانی کی قلت، فضائی آلودگی، جنگلات کی کمی، گلیشیئرز کا پگھلنا، اور غیر متوازن ،شہری ترقی شامل ہیں۔[16]سیرتِ حضور ﷺ اُن تمام مسائل کے لیے ایک جامع اخلاقی و عملی نمونہ دکھاتی ہے جن میں وسائل میں اعتدال، درخت لگانے کی ترغیب، پانی کے ضیاع سے بچاؤ، جانوروں کے حقوق کی پاسداری، اور زمین کی پاکیزگی شامل ہیں۔ یہ تعلیمات محض چودہ سو سال قبل کی تاریخی روایت نہیں، بل کہ آج کے ماحولیاتی بحران میں بھی انسانیت کے لیے عملی راہ نمائی فراہم کرتی ہیں۔ سیرتِ حضور ﷺ اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ انسان زمین کا خلیفہ ہے اور اسے وسائل کا امانت دار سمجھتے ہوئے استعمال کرنا چاہیے۔ اگر ان نبوی تعلیمات کو پالیسی سازی کی بنیاد بنایا جائے تو ایک پائیدار اور متوازن نظام وجود میں آ سکتا ہے۔ درج ذیل سطور میں پاکستان کے چیدہ ماحولیاتی مسائل اور ان کے حل کے لیے سیرتِ حضور ﷺ سے اخذ شدہ ہدایات کی روشنی میں اقدامات پر بحث کی گئی ہے:۔

:۔ پانی کی قلت1

پاکستان دنیا کے اُن ممالک میں شمار ہوتا ہے جہاں فی کس پانی کی دست یابی تیزی سے کم ہو رہی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں فی کس پانی کی مقدار 1951ء میں 5,600 مکعب میٹر تھی، جو اب یہ قلت غیر متوازن زراعتی نظام اور غیر محتاط آبی استعمال کم ہو کر تقریباً 1,000 مکعب میٹر رہ گئی ہے۔[17] کے باعث مزید شدت اختیار کر رہی ہے۔

نبوی تعلیم

آں حضرت ﷺ نے پانی کے ضیاع سے سختی سے منع فرمایا اور وضو میں بھی دامنِ اعتدال تھامنے آپ ﷺ نے وضو میں تین سے زیادہ مرتبہ اعضاء دھونے کو بھی مکروہ قرار دیا۔[19] کی تاکید فرمائی۔[18]

عصری اطلاق

پاکستان میں آبی بحران کا بہت بڑا محرک زرعی شعبہ ہے، جو ملک کے کل دست یاب پانی کا وافر حصہ استعمال کرتا ہے اور جس میں سے نصف سے زائد پانی محض فرسودہ آب پاشی کے طریقوں کی وجہ سے چناں چہ نبوی تعلیمات سے ماخوذ عدمِ اسراف کے اصول کا عملی اطلاق تین سطحوں پر ضائع ہو جاتا ہے۔[20] ہونا چاہیے۔اولاً قومی زرعی پالیسی میں فرسودہ سیلابی آب پاشی کے بجائے ڈرپ اور سپرنکلر جیسی جدید تر آب پاشی تکنیکوں کو فروغ دیا جائے، جو پانی کے استعمال میں 30 سے 70 فیصد تک کمی لا سکتی ہیں۔ پنجاب میں نجی وسرکاری شراکت داری کے تحت شروع کیے گئے ایسے منصوبے، جن میں سینکڑوں ایکڑ اراضی پر ڈرپ آب پاشی اور اسمارٹ سوائل موسچر سینسرز نصب کیے گئے، اس امر کا عملی ثبوت ہیں کہ یہ تبدیلی ممکن اور مؤثر حکومتی سطح پر کسانوں کو ان ٹیکنالوجیز کی خریداری میں سبسڈی دی جائے اور علماء وزرعی توسیعی کارکنان ہے۔[21] کے مشترکہ پلیٹ فارم کے ذریعے یہ باور کرایا جائے کہ پانی کا ضیاع نبوی تعلیمات کی روشنی میں ایک اخلاقی ودینی کوتاہی ہے۔ یہ محض تکنیکی مسئلہ نہیں ہے۔ثانیاً شہری اور دیہی سطح پر زیرِ زمین پانی کے بے دریغ استعمال، جو پاکستان کی زرعی ضروریات کا 60 فیصد سے زائد پورا کرتا ہے اور جس سے زمین میں نمکیات اور پانی کی سطح میں مسلسل کمی جیسے سنگین مسائل جنم لے رہے ہیں، پر قابو پانے کے لیے مقامی حکومتوں کو زیرِ زمین پانی نکالنے کے ضابطے اور نگرانی کے نظام کو مؤثر بنانا چاہیے۔ثالثاً عوامی سطح پر شعور اجاگر کرنے کے لیے مساجد، مدارس اور تعلیمی اداروں کا استعمال ایک اضافی مگر مؤثر ذریعہ ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ دبئی میں مساجد تاہم اس کے وضو خانوں میں خودکار بند ہونے والے نلکے نصب کر کے قابلِ پیمائش بچت حاصل کی گئی۔[22] نوعیت کے اقدامات کو قومی آبی حکمتِ عملی کے ایک تکمیلی جزو کے طور پر دیکھا جانا چاہیے، نہ کہ بنیادی حل

کے طور پر۔ کیوں کہ گھریلو ومذہبی سطح پر پانی کی بچت، خواہ کتنی ہی اہم ہو، زراعت میں ہونے والے ضیاع کے مقابلے میں شرحاً نہایت محدود ہے۔

جنگلات کی کٹائی

پاکستان میں جنگلات کا رقبہ کل اراضی کے پانچ فی صد سے بھی کم رہ گیا ہے، جب کہ عالمی معیار کے مطابق کم از کم پچیس فی صد رقبہ جنگلات پر مشتمل ہونا چاہیے۔ بے دریغ کٹائی، غیر متوازن زرعی توسیع اور ایندھن کی طلب اس کمی کی بڑی وجوہات ہیں۔[23]

نبوی تعلیم

آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کے گرد آں حضرت ﷺ نے شجرکاری کو صدقہ جاریہ قرار دیا۔[24] ونواح کو محفوظ علاقہ)حِمیٰ (قرار دیا اور وہاں درخت کاٹنے سے منع فرمایا۔[25]

عصری اطلاق

حکومتی شجرکاری منصوبوں کو مذہبی بیانیے سے مربوط کرنے کا تصور پاکستان کے ذاتی تجربے سے ثابت شدہ حکمتِ عملی ہے۔ خیبر پختونخوا میں 2014ء میں شروع کیے گئے "بلین ٹری سونامی "منصوبے نے ء تک صوبے کے جنگلاتی رقبے میں 6.3 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا، اور یہ دنیا کا پہلا خطہ بنا، جس نے اقوام2019 اس کا اپنا حصہ مقررہ وقت سے نصف عرصے میں اور نصف بجٹ میں مکمل کیا۔[26 27]"متحدہ کے "بون چیلنج کام یابی کی بنیادی وجہ مقامی برادریوں اور صوبائی محکمہ جنگلات کے مابین مشترکہ ملکیت کا احساس تھا۔یہاں دینی بیانیہ)زمین بطور امانت، شجرکاری بطور صدقہ جاریہ (کو باقاعدہ حکومتی مہم کا حصہ بنا کر عوامی شرکت کو مزید تقویت دی جا سکتی ہے، بہ جائے اس کے کہ اسے محض ایک انتظامی ہدف کے طور پر پیش کیا جائے۔نیز مساجد کے احاطوں میں شجرکاری کا تصور عملی طور پر آزمودہ ماڈل ہے۔ سعودی وزارتِ اسلامی امور نے کے نام سے باقاعدہ ملک (Our Mosques Are Green) "ء میں "ہماری مساجد سرسبز ہیں2024 گیر منصوبہ شروع کیا، جس کے تحت صرف الباحہ کے علاقے میں مساجد کے گرد پچاس ہزار درخت لگائے پاکستان میں بھی محکمہ اوقاف گئے، اور یہ منصوبہ سعودی گرین انیشی ایٹو کے وسیع تر اہداف کا حصہ ہے۔[28] اور صوبائی جنگلات کے محکموں کے اشتراک سے اسی طرز پر ایک باضابطہ "سبز مساجد "پروگرام شروع کیا جا سکتا ہے، جس میں ہر مسجد کمیٹی کو اپنے احاطے اور ملحقہ اراضی میں شجرکاری کا ہدف دیا جائے اور امام صاحبان جمعہ کے خطبات میں اس کی دینی اہمیت اجاگر کریں۔ نجی وسرکاری تعلیمی اداروں میں طلبہ کو بھی اسی سے

مربوط کر کے شجرکاری مہمات میں محض تصویر کشی سے آگے بڑھ کر فعال اور قابلِ جانچ شرکت)مثلاً ہر طالب علم کے ذمے ایک درخت کی نگہداشت (کا پابند بنایا جانا چاہیے۔

فضائی آلودگی

پاکستان کے بڑے شہر خصوصاً لاہور، کراچی اور فیصل آباد دنیا کے آلودہ ترین شہروں میں شمار ہونے لگے ہیں۔ اس کی بنیادی وجوہات میں صنعتی دھواں، ٹریفک کا اخراج، اور فصلوں کی باقیات جلانا شامل ہیں۔[29] یہ بگڑتی فضائی صورتِ حال محض ایک ماحولیاتی اعداد وشمار کا مسئلہ نہیں، بل کہ نبوی تعلیمات کے اس بنیادی اصول سے بہ راہِ راست انحراف ہے کہ عوامی ماحول اور فضا کو آلودہ کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

نبوی تعلیم

آں حضرت ﷺ نے راستوں اور عوامی مقامات کو صاف رکھنے کی تاکید فرمائی اور آلودگی پھیلانے والے اعمال سے منع کیا۔[30]

عصری اطلاق

اس ضمن میں دو عملی اقدامات خاص توجہ کے مستحق ہیں۔پہلی بات یہ کہ فصلوں کی باقیات جلانے اس کے تدارک کے کا مسئلہ، جو موسمِ سرما میں خصوصاً پنجاب کے سموگ کا تقریباً 20 فیصد سبب بنتا ہے۔[31] "Mechanized Management of Rice Crop Residue" لیے پنجاب زرعی محکمے نے پروگرام کے تحت "ہیپی سیڈر "اور جدید تر "سُپر سیڈر "مشینوں پر 65 فیصد تک سبسڈی[32](MMRCR) فراہم کرنے کا آغاز کیا، جو کسانوں کو فصل کی باقیات جلانے کے بہ جائے انہیں بہ راہِ راست زمین میں شامل تاہم اس ٹیکنالوجی کے فروغ کی رفتار اب بھی سست ہے، جس کر کے اگلی فصل بونے کے قابل بناتی ہیں۔[33] کی بڑی وجہ کسانوں میں شعور کی کمی اور متبادل کی عدم دستیابی ہے۔[34]یہی وہ نکتہ ہے، جہاں دینی واخلاقی راہ نمائی، خصوصاً یہ باور کرانا کہ زمین اور ہوا کو آلودہ کرنا امانت میں خیانت کے مترادف ہے، سرکاری پالیسی کی تکمیل کر سکتی ہے اور کسانوں میں رضاکارانہ عمل درآمد کو تقویت دے سکتی ہے۔دوسرا یہ کہ صنعتی و ٹریفک آلودگی کے حوالے سے صنعتی مالکان اور عوام دونوں کو یہ تعلیم دی جائے کہ ماحول ایک امانت ہے، اور محض قانونی جرمانوں کے خوف کے بہ جائے دینی حساسیت پیدا کی جائے۔

موسمیاتی تبدیلیاں

پاکستان میں حالیہ برسوں میں سیلاب، ہیٹ ویوز اور بارشوں کے غیر متوقع پیٹرن میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ 2022ء کے سیلاب نے تینتیس ملین سے زائد افراد کو متاثر کیا۔[35]

نبوی تعلیم

:آں حضرت ﷺ نے بارش کے وقت خصوصی دعا کی تعلیم دی اور اسے اللہ کی رحمت قرار دیا
[36]"اے اللہ !اسے نفع بخش بارش بنا۔"

عصری اطلاق

اور[37] (NDMA)قومی سطح پر آفات سے نمٹنے کی حکمتِ عملی جیسا کہ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے زیرِ انتظام رائج نظام میں دعائے استسقاء، صبر وشکر کی تعلیم اور علماء کے ذریعے عوامی[38]PDMAs صوبائی راہ نمائی کو باقاعدہ شامل کیا جائے، تاکہ سائنسی وارننگ سسٹمز کے ساتھ ساتھ عوام میں نفسیاتی سکون اور ذمہ دارانہ ردعمل کا شعور بھی پیدا ہو۔اس ضمن میں انڈونیشیا کا تجربہ ایک قابلِ تقلید مثال فراہم کرتا ہے۔ ء کے سونامی کے بعد سے انڈونیشیا میں مساجد کو باقاعدہ طور پر ابتدائی وارننگ سسٹم)لاؤڈ اسپیکر کے2004 ذریعے اعلانات (اور ہنگامی پناہ گاہوں کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ایک علاقے میں ہونے والے ایک سروے کے مطابق تقریباً 38 سے 50 فیصد مقامی آبادی نے مسجد کو اپنی ترجیحی ایمرجنسی پناہ گاہ کے طور پر پاکستان میں بھی، جہاں منتخب کیا، اور کئی مساجد کو باقاعدہ ڈیزاسٹر رسک ری ڈکشن ٹریننگ بھی دی گئی ہے۔[39] مساجد کا نیٹ ورک ہر گاؤں اور محلے تک پھیلا ہوا ہے، اسی ماڈل کو اپناتے ہوئے مساجد کو سیلاب وہیٹ ویو کی وارننگ کی ترسیل اور عارضی پناہ گاہوں کے طور پر باضابطہ طور پر شامل کیا جا سکتا ہے۔نیز متاثرہ اور خطرے سے دوچار علاقوں میں خطرات کے ایام سے قبل ہی حفاظتی نقل مکانی (کا مربوط حکومتی انتظام کیا جائے، جس میں مقامی مساجد اور علماء کو بہ ذریعہ کمیونٹی رابطہ کار کے طور پر شامل کیا جائے، تاکہ انتباہ بروقت اور مؤثر انداز میں عام آدمی تک پہنچ سکے۔

:۔ کچرے کا مسئلہ5

پاکستانی شہروں میں ٹھوس فضلے کے انتظام کا نظام ناکافی ہے، جس سے زمینی اور آبی آلودگی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔[40]

:نبوی تعلیم

آپ ﷺ نے زمین کو آں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔[41] آباد کرنے اور بے کار نہ چھوڑنے پر زور دیا، اور فرمایا" :اللہ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے، پس اپنے
[42]"صحنوں کو صاف رکھو۔

عصری اطلاق

صفائی نصف ایمان "کے عنوان سے عوامی مہم شروع کی جا سکتی ہے۔ بلدیاتی ادارے صفائی مہمات " کو دینی شعور سے جوڑیں، تاکہ عوام خود کو ذمہ دار سمجھیں۔ شہری سطح پر "کلین مساجد پروجیکٹس "کا آغاز کیا جائے، تاکہ مساجد ماحول دوست رویوں کا مرکز بنیں۔ مکاتب، تعلیمی اداروں اور مدارس میں ری سائیکلنگ کے عملی منصوبوں کے شعور کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں میں اعلیٰ سطح پر ان کی عملی مشق بھی دی جا سکتی ہے۔ زرعی پالیسیوں کو "حیاتیاتی کھاد "اور ماحول دوست ٹیکنالوجی کی طرف موڑا جاسکتا ہے۔ اس کے لیے ان پر بہ جائے پابندی لگانے کے، انہیں متبادل چیزیں فراہم کرنی چاہئیں۔ صنعتوں کو "اخلاقی ماحولیاتی ضابطے "کا پابند کیا جاسکتا ہے کہ خلاف ورزی پر جرمانے یا کسی اور سزا کی تنبیہ کی جاسکتی ہے۔

چرند پرند کا غیر قانونی شکار

جانور اور پرندے ماحول کا جزوِ لاینفک ہیں۔ پاکستان کے کئی علاقوں میں غیر قانونی شکار کا رواج خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے، جس کی وجہ سے بہت سے نایاب جانور اور پرندے ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔

نبوی تعلیم

آں حضرت ﷺ نے جانوروں پر ظلم کرنے اور انہیں اذیت دینے کو حرام قرار دیا۔ ایک عورت آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی پرندے کو کھیل کو بلی قید کر کے بھوکا مارنے پر عذاب کی وعید سنائی گئی۔[43] کے طور پر)بغیر ضرورت (قتل کرے تو وہ اللہ کے ہاں جواب دہ ہوگا۔[44]

:عصری اطلاق

حکومتی سطح پر پہلے سے موجود قوانین جیسے پنجاب وائلڈ لائف ایکٹ 1974ء، سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ 2020ء اور خیبر پختونخوا وائلڈ لائف اینڈ بائیو ڈائیورسٹی ایکٹ 2015ء کا سخت اور یک ساں نفاذ ضروری ہے، کیوں کہ فی الوقت ان قوانین پر عمل درآمد نہایت کم زور ہے، خصوصاً دیہی اور سرحدی کا دستخط کنندہ ہونے کے باوجود نایاب پرندوں کی غیر قانونی تجارت کنونشن[45] CITES علاقوں میں۔ پاکستان اور شکار پر مکمل قابو پانے میں مسلسل ناکام رہا ہے، جس پر بین الاقوامی تحفظاتی اداروں کی جانب سے بارہا کا معاملہ [47](Houbara Bustard) حباری دوسرا قابلِ توجہ امر یہ ہے کہ تشویش کا اظہار کیا جا چکا ہے۔[46] "کی ریڈ لسٹ پر "خطرے سے دوچار [48]IUCN اس کی واضح ترین مثال ہے۔ یہ پرندہ 2014ء سے کے ضمیمہ اول میں شامل ہونے کے باعث بین CITES کی حیثیت سے درج ہے اور (Vulnerable) اس کے باوجود پاکستان میں ہر سال خلیجی ممالک کے شاہی الاقوامی سطح پر اس کی تجارت پر پابندی عائد ہے۔[49] خاندانوں کو سرکاری سطح پر خصوصی اجازت نامے جاری کیے جاتے ہیں، جن میں سے ایک اجازت نامے کے

تحت سو تک پرندوں کے شکار کی گنجائش رکھی جاتی ہے، جب کہ عملاً اس تعداد پر کوئی مؤثر نگرانی موجود یہ صورتِ حال نبوی تعلیمات کے اس بنیادی اصول سے بہ راہِ راست متصادم ہے کہ کسی جاندار کو نہیں۔[50] بلا ضرورت اور محض تفریح یا مفاد کے لیے ہلاک کرنا ناجائز ہے۔ چناں چہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی پالیسیوں پر فوری نظرثانی کی جائے اور شکار کی اجازت کو سائنسی آبادیاتی سروے اور نسل کے تحفظ کی ضمانت سے مشروط کیا جائے۔

،الغرض یہ کہ پاکستان کو ماحولیاتی بحران کے کئی سنگین مسائل کا سامنا ہے، جن میں پانی کی قلت جنگلات کی کمی، فضائی آلودگی، کچرے کا ناقص انتظام اور قدرتی آفات شامل ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے سیرتِ حضور ﷺ کی تعلیمات کو راہ نما اصولوں کے طور پر اختیار کرنا نہایت مؤثر ہو سکتا ہے۔ سیرتِ حضور ﷺ ایسا اخلاقی و عملی راہ نمائی فراہم کرتی ہے، جو نہ صرف ماحولیاتی توازن کا ضامن ہے، بل کہ پائیدار سماج کی تشکیل میں بھی معاون ہے۔ اس مقالے میں سیرتِ حضور ﷺ کی ماحول دوست تعلیمات کو پاکستان کے عصری تناظر میں جانچنے اور ان کے ممکنہ اطلاقات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تنقیدی جائزہ: عملی نفاذ میں رکاوٹیں

مذکورہ بالا تجزیہ سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ پاکستان کی اکثریتی آبادی مذہب سے گہری وابستگی رکھتی ہے، سیرتِ حضور ﷺ کے یہ واضح اور قابلِ فہم اصول عملی سطح پر مکمل طور پر نافذ کیوں نہیں ہو سکے؟ اس سوال کا جواب چار بنیادی نوعیت کی رکاوٹوں میں تلاش کیا جا سکتا ہے:

1. **ادارہ جاتی تفریق:** دینی اور حکومتی اداروں کے مابین رابطے اور ہم آہنگی کا فقدان ہے۔ ماحولیاتی پالیسی تک محدود رہتی ہے، جب کہ دینی ادارے (وزارتِ WAPDA، EPA وغیرہ) سازی زیادہ تر تکنیکی اداروں مذہبی امور، مدارس بورڈز (اس عمل میں شریک نہیں کیے جاتے، حالاں کہ عوامی شعور بیدار کرنے میں ان کا کردار فیصلہ کن ہو سکتا ہے۔

2. **اقتصادی مجبوریاں:** غربت اور روزگار کی عدم دست یابی کے باعث عام آدمی کے لیے فوری معاشی ضرورت (مثلاً جلانے کی لکڑی کاٹنا یا غیر قانونی شکار (دینی تعلیم پر غالب آ جاتی ہے۔ محض تبلیغ سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا جب تک متبادل ذرائع معاش فراہم نہ کیے جائیں۔

3. **پالیسی کا تسلسل نہ ہونا:** حکومتی سطح پر ماحولیاتی منصوبے اکثر سیاسی تبدیلی کے ساتھ ہی تعطل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً "بلین ٹری سونامی "جیسے منصوبوں پر مختلف ادوارِ حکومت میں مختلف رویہ اختیار کیا گیا، جس سے طویل المیعاد ماحولیاتی اہداف متاثر ہوتے ہیں۔

4. **مذہبی گفت گو کی سطحیت:** بیش تر خطباتِ جمعہ میں ماحولیات پر بات چیت روایتی اور جذباتی سطح پر ہوتی ہے، عملی اقدامات یا قابلِ پیمائش اہداف کی طرف راہ نمائی کم ہی کی جاتی ہے۔ نصوص کا حوالہ تو دیا جاتا ہے مگر ان کا عملی نفاذ کا ماڈل پیش نہیں کیا جاتا۔

یہ رکاوٹیں ظاہر کرتی ہیں کہ محض نصوص کی موجودگی کافی نہیں، ادارہ جاتی عزم، معاشی متبادل اور مسلسل پالیسی سازی کے بغیر سیرتِ حضور ﷺ کے یہ اصول محض تبلیغی وترغیبی جملے بن کر رہ جانے کا خطرہ رکھتے ہیں۔

تقابلی جائزہ: عالمِ اسلام میں ماحولیاتی اقدامات

یہ دیکھنا ضروری ہے کہ دیگر مسلم ممالک نے دینی اصولوں کو ماحولیاتی پالیسی میں کس حد تک عملی جامہ پہنایا ہے، تاکہ پاکستان کے لیے قابلِ عمل نمونہ تجویز کیا جا سکے۔ سعودی عرب نے 2021ء میں "سعودی گرین انیشی ایٹو "کا آغاز کیا، جس کا ہدف دس ارب درخت لگانا، چالیس ملین ہیکٹر اراضی کی بحالی، اور کاربن یہ منصوبہ خالص حکومتی سطح پر چلایا جا رہا ہے، مگر اس کی بنیاد اخراج میں سالانہ 278 ملین ٹن کمی لانا ہے۔[51] میں شجرکاری اور زمین کی بحالی جیسے وہی اصول کارفرما ہیں جو سیرتِ حضور ﷺ میں حِمیٰ اور صدقۂ جاریہ کے تصور میں پہلے سے موجود ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ سعودی ماڈل میں دینی حوالہ بہ راہِ راست کم اور ریاستی وژن 2030 زیادہ نمایاں ہے۔

نے (MUI) انڈونیشیا کی مثال زیادہ قریب ہے۔ وہاں کی سب سے بڑی دینی تنظیم مجلسِ علماء ء میں ایک باقاعدہ فتویٰ جاری کیا جس میں نایاب جانوروں کے غیر قانونی شکار اور تجارت کو حرام قرار2014 اس فتوے کے ساتھ باقاعدہ تربیتی مواد اور دیا گیا اور اسے قرآن وحدیث کے حوالوں سے مدلل کیا گیا۔[52] خطباتِ جمعہ کے نمونے بھی تیار کیے گئے، جن کی مدد سے ہزاروں علماء کو تربیت دی گئی۔ 2016ء میں ایک اور فتویٰ کے ذریعے جنگلات جلانے کو بھی حرام قرار دیا گیا۔[53]

ان دونوں مثالوں کا تقابلی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ محض تعلیمات کا بیان کافی نہیں۔ کام یاب ماڈل وہی ہے جو اولاً واضح اور قابلِ پیمائش اہداف رکھتا ہو۔ ثانیاً دینی وحکومتی اداروں کے اشتراک سے نافذ کیا جائے اور ثالثاً اسے مسلسل تربیتی وتعلیمی مواد کی پشت پناہی حاصل ہو۔ پاکستان میں اگرچہ "بلین ٹری سونامی "جیسے منصوبے موجود ہیں، مگر انڈونیشیا کی طرح کوئی باقاعدہ مشترکہ علمائے کرام کی دستاویز)فتویٰ یا اعلامیہ (موجود نہیں، جو ماحولیاتی تخریب کو واضح طور پر حرام قرار دے اور اسے نافذ کرنے کے لیے تربیتی نظام بھی فراہم کرے۔ یہ ایک اہم خلا ہے، جسے پُر کیا جا سکتا ہے۔

نتائج البحث

1۔ سیرتِ حضور ﷺ ماحولیاتی اخلاقیات کا ایک جامع اور مربوط فریم ورک فراہم کرتی ہے، جو محض نظریاتی اصولوں تک محدود نہیں، بل کہ قابلِ عمل راہ نمائی بھی مہیا کرتی ہے۔

2۔ پاکستان کے بیش تر ماحولیاتی مسائل جیسے پانی کی قلت، جنگلات کی کمی، فضائی آلودگی، موسمیاتی تبدیلی[54] کچرے کا انتظام اور غیر قانونی شکار کا بہ راہِ راست تعلق انہی اصولوں سے جوڑا جا سکتا ہے، جن کی تعلیم آں حضرت ﷺ نے دی۔

3۔ دینی بیانیے کو سائنسی اور پالیسی سطح کے اقدامات کے ساتھ مربوط کرنے سے عوامی شعور اور عملی شرکت میں نمایاں اضافہ ممکن ہے، جیسا کہ دبئی کی مساجد میں پانی کی بچت کے تکنیکی ماڈل اور انڈونیشیا کے فتویٰ پر مبنی آگاہی مہمات کی مثالوں سے واضح ہوتا ہے۔

4۔ عالمِ اسلام کے تقابلی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ سیرتِ حضور ﷺ کی تعلیمات کے مؤثر نفاذ کے لیے محض تبلیغ وترغیب کافی نہیں۔ ادارہ جاتی ہم آہنگی، معاشی متبادل اور تسلسل کے حامل پالیسی فریم ورک کی ضرورت ہے، جیسا کہ سعودی عرب اور انڈونیشیا کی مثالوں سے واضح ہوتا ہے۔

5۔ پاکستان میں دینی اداروں اور حکومتی اداروں کے مابین ادارہ جاتی رابطے کا فقدان، پالیسی کے تسلسل کی کمی اور اقتصادی مجبوریاں ان تعلیمات کے مکمل نفاذ میں بنیادی رکاوٹیں ہیں۔

6۔ ان تمام نتائج کی روشنی میں، یہ مطالعہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ اگر پاکستان نبوی تعلیمات کو اپنی ماحولیاتی "پالیسی سازی اور عوامی آگاہی مہمات کا بنیادی رہنما اصول بنائے، تو ایک جامع "نبوی ماحولیاتی ضابطہ اخلاق مرتب کیا جاسکتا ہے، جو نہ صرف ملک کے دیرینہ (Prophetic Environmental Code of Ethics) ماحولیاتی مسائل کا پائیدار اور ثقافتی اعتبار سے قابلِ قبول حل فراہم کرے، بل کہ پاکستان کو ماحولیاتی طور پر پائیدار بنانے کی جانب ایک اہم سنگِ میل بھی ثابت ہو۔

سفارشات

1۔ **ادارہ جاتی ہم آہنگی اور پالیسی سازی:** قومی ماحولیاتی پالیسی میں سیرتِ حضور ﷺ کے اصولوں کو باقاعدہ حوالے کے طور پر شامل کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے قومی رحمۃ للعالمین ﷺ اتھارٹی اور وفاقی وصوبائی کے مابین ایک مستقل مشاورتی فورم اور سالانہ مشترکہ ورکنگ گروپ تشکیل(EPAs) ماحولیاتی تحفظ ایجنسیوں دیا جائے، تاکہ نصوص کا حوالہ محض تبلیغی وترغیبی سطح پر نہ رہے، بل کہ قابلِ جانچ اہداف اور جواب دہی

کے نظام سے جڑ جائے۔ وفاقی وصوبائی سطح پر ماحولیاتی قوانین کے سخت نفاذ کو بھی اسی فورم کی نگرانی کا حصہ بنایا جائے۔

2. **عالمی سطح پر نبوی ماڈل، قومی فتویٰ/اعلامیہ:** پاکستان کو چاہیے کہ انڈونیشیا کے ماڈل کی طرز پر، جہاں مجلس نے 2014ء اور 2016ء میں بالترتیب غیر قانونی شکار اور جنگلات جلانے پر باقاعدہ فتوے جاری(MUI)علماء کیے،ایک قومی سطح کا علمائے کرام کا مشترکہ اعلامیہ یا فتویٰ جاری کرے، جس میں ماحولیاتی تخریب)غیر قانونی شکار، جنگلات جلانا، آبی وسائل کا ضیاع (کو واضح طور پر ناپسندیدہ وحرام قرار دیا جائے اور اسے علماء کی باقاعدہ تربیت اور عوامی مہمات کے ذریعے نافذ کیا جائے۔ یہ اعلامیہ درجِ بالا مشاورتی فورم کے تحت باقی تمام سفارشات)خطبات، نصاب، میڈیا مہمات (کے لیے بنیادی دستاویزی حوالہ بن سکتا ہے۔

3. **تعلیمی و نصابی سطح:** اسکولز، کالجز اور جامعات کے نصاب میں "اسلام اور ماحولیات "کے عنوان سے مضامین متعارف کرائے جائیں۔ مدارس میں "فقہ البیئۃ) "ماحولیاتی فقہ (کو نصاب کا حصہ بنایا جائے اور طلبہ کو شجرکاری اور صفائی جیسے عملی مہمات میں شریک کیا جائے۔

4. **دینی ومذہبی پلیٹ فارم:** مساجد میں خطباتِ جمعہ کے ذریعے عوام کو پانی کی بچت، شجرکاری اور صفائی کے اصولوں سے آگاہ کیا جائے۔ خطبات کو صرف نصوص کے حوالے تک محدود نہ رکھا جائے، بل کہ ہر خطبے کے ساتھ ایک قابلِ پیمائش عملی اقدام)مثلاً اس ہفتے ایک درخت لگانا (بھی تجویز کیا جائے۔ مساجد کو "گرین ہبز "کے طور پر ترقی دی جائے، جہاں پانی کے محتاط استعمال، سولر پینل اور کچرا چھانٹنے کے انتظامات کیے جائیں۔

5. **میڈیا اور ابلاغی مہمات:** سرکاری ونجی ٹی وی چینلز پر خصوصاً رمضان اور ربیع الاول کی نشریات کے دوران ایسی مہمات چلائی جائیں، جن میں ماحولیاتی اقدامات کو "نبوی ماحول "کے طور پر پیش کیا جائے۔ سوشل میڈیا پر نوجوانوں کو "ماحول دوست نبوی تحریک "کے مربوط ہیش ٹیگ اور مختصر ویڈیو مواد کے ذریعے متحرک کیا جائے، جس میں مقامی علماء اور ماحولیاتی ماہرین دونوں کی شرکت ہو۔

6. **کمیونٹی اقدامات:** مقامی سطح پر مساجد ومحلہ تنظیمیں شجرکاری، پلاسٹک سے اجتناب، صفائی اور فضلہ ٹھکانے لگانے کے منصوبے باقاعدگی سے شروع کریں۔ طلبہ تنظیمیں اور مقامی این جی اوز سیرتِ حضور ﷺ سے منسوب مخصوص، قابلِ پیمائش منصوبے)مثلاً "ایک محلہ، ایک درخت فی ہفتہ "یا مسجد کی سطح پر پلاسٹک فری جمعہ (متعارف کرائیں، تاکہ شرکت کی پیمائش اور نگرانی ممکن ہو۔

۔ **تحقیقی و علمی کام:** جامعات اور تحقیقی مراکز میں "ماحولیات اور سیرتِ حضور ﷺ "پر مزید علمی مطالعات کرائے جائیں، تاکہ پالیسی سازی کے لیے فکری بنیاد فراہم ہو۔ ساتھ ہی انگریزی زبان میں بھی اس موضوع پر بین الاقوامی جرائد میں کام سامنے لایا جائے، تاکہ عالمی سطح پر اسلام کے نبوی ماحولیاتی ماڈل کو متعارف کروایا جا سکے۔ 7

خلاصہ بحث

ماحولیاتی بحران عصرِ حاضر کا سنگین چیلنج بن چکا ہے، جس کے اثرات پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک پر تیزی سے مرتب ہو رہے ہیں۔ سیلاب، بادلوں کا پھٹنا، فضائی آلودگی، جنگلات کی بے دریغ کٹائی اور پانی کے بحران نے نہ صرف معیشت، بل کہ انسانی بقا کو بھی خطرے سے دوچار کر دیا ہے۔ سیرتِ حضور ﷺ ایسا اخلاقی و عملی فریم ورک فراہم کرتی ہے، جو نہ صرف ماحولیاتی توازن کا ضامن ہے، بل کہ پائیدار سماج کی تشکیل میں بھی معاون ہے۔اس مقالے میں سیرتِ حضور ﷺ کی ماحول دوست تعلیمات کو موجودہ لٹریچر کے تناظر میں جانچا گیا، ان کی اسنادی حیثیت کی تصدیق کی گئی، پاکستان کے مخصوص بحرانوں سے ان کا اطلاق ،واضح کیا گیا، عملی نفاذ کی رکاوٹوں کا تنقیدی جائزہ لیا گیا، اور عالمِ اسلام کے تقابلی تجربات)سعودی عرب انڈونیشیا (سے سیکھتے ہوئے قابلِ عمل سفارشات پیش کی گئیں۔ اگر پاکستان سیرتِ حضور ﷺ کی تعلیمات کو ،محض تبلیغی وترغیبی سطح سے آگے بڑھا کر ادارہ جاتی پالیسی، تعلیمی نصاب اور عوامی مہمات کا مستقل حصہ بنائے تو ایک جامع "نبوی ماحولیاتی ضابطۂ اخلاق "تشکیل دیا جا سکتا ہے، جو پاکستان کے مسائل کا پائیدار حل فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ایک متوازن معاشرے کی تشکیل کی طرف عملی لائحہ عمل بھی طے کرے گا۔

کتابیات

1. **القرآن الکریم۔**
2. ابن حنبل، احمد بن محمد، **مسند الامام احمد بن حنبل**، تحقیق:شعیب الارنؤوط وآخرون،)بیروت:مؤسسۃ الرسالۃ، 2001ء(۔
3. ابن ماجہ، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ۔**
4. ،ریاض :دار السلام) ،بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ** ء(۔2000
5. ،ترمذی، محمد بن سورہ، **الجامع المختصر من السنن عن رسول اللہ ﷺ ومعرفۃ الصحیح والمعلول وما علیہ العمل**)بیروت :دار الغرب الإسلامی، 1998ء(۔
6. مسلم بن حجاج، **المسند الصحیح المختصر من السنن بنقل العدل عن العدل عن رسول اللہ ﷺ**،)بیروت :دار إحیاء التراث العربی، 2000ء(۔
7. نسائی، احمد بن شعیب، **المجتبیٰ من السنن۔**

: سرکاری دستاویزات

8. Convention on International Trade in Endangered Species of Wild Fauna and Flora (CITES), Appendix I, accessed 2026.
9. Food and Agriculture Organization of the United Nations (FAO), Global Forest Resources Assessment 2020: Main Report, Rome: FAO, 2020.
10. Ministry of Water Resources, Government of Pakistan, National Water Policy 2018, Islamabad: Ministry of Water Resources, 2018.
11. United Nations Office for the Coordination of Humanitarian Affairs (UN OCHA), Pakistan: 2022 Monsoon Floods, Situation Report, Islamabad: UN OCHA, 2022.

تحقیقی و ادارہ جاتی رپورٹس

12. Eckstein, David, Vera Künzel, and Laura Schäfer, Global Climate Risk Index 2021: Who Suffers Most from Extreme Weather Events? Weather-Related Loss Events in 2019 and 2000–2019, Bonn: Germanwatch, 2021, https://www.germanwatch.org/en/19777.
13. Houbara Bustard Commission, Third National Report on Houbara Population and Conservation in Pakistan, Islamabad: Houbara Foundation International Pakistan, 2019.

14. International Growth Centre, "Crop Residue Burning in Pakistan: A Systems Approach Towards Sustainability," 2023.
15. IQAir, World Air Quality Report 2023, Steinach, Switzerland: IQAir, 2024.
16. WWF-Pakistan, "Position Statement on Hunting of the Asian Houbara Bustard in Pakistan," Lahore: WWF-Pakistan, n.d.

تحقیقی مقالہ جات:

17. Hussain, Zakir, et al., "High Efficiency Irrigation Technology as a Single Solution for Multi-Challenge: A Case of Pakistan," Sarhad Journal of Agriculture 34, no. 4 (2018).

ویب سائٹس:

18. International Union for Conservation of Nature (IUCN), "Chlamydotis macqueenii," The IUCN Red List of Threatened Species, accessed 2014.
19. Islamic Relief Worldwide, "2004 Tsunami: Helping Communities Be Prepared in the Future," accessed 2026.
20. Nestlé Pakistan, "Introducing Good Irrigation Practices to Overcome Water Mismanagement," accessed 2026.
21. Religion and Public Life, Harvard Divinity School, "Environmental Fatwas of Indonesia," accessed 2026, https://rpl.hds.harvard.edu/religion-context/case-studies/climate-change/environmental-fatwas-indonesia.
22. Saudipedia, "What is Saudi Green Initiative?," accessed 2026, https://saudipedia.com/en/what-is-saudi-green-initiative.
23. United Nations Environment Programme (UNEP)/DICF, "Forest: Pakistan," Interactive Country Fiches, accessed 2026, https://dicf.unepgrid.ch/pakistan/forest.
24. United Nations Environment Programme (UNEP)/DICF, "Pollution: Pakistan," Interactive Country Fiches, accessed 2026, https://dicf.unepgrid.ch/pakistan/pollution.
25. University of Chicago, Energy & Environment Lab, "Reducing Pollution from Crop Burning," accessed 2026.
26. Yale Forum on Religion and Ecology, "Fatwa on Protection of Endangered Species to Maintain the Balanced Ecosystems," accessed 2026,

https://fore.yale.edu/FaithActionSDG/Project/Indonesian-Ulama-Council-MUI/Fatwa-on-Protection-of-Endangered-Species-to.

اخباری رپورٹس ومضامین :

27."Enhancement of Disaster Preparedness: Approaches of Place Attachment and Behavior to 'Build Back Better' Mosque as Tsunami Evacuation Building in Banda Aceh City, Indonesia," ScienceDirect, 2023.
28."How the Saudi Green Initiative Has Moved from Ambition to Action, Two Years On," Arab News, March 2023.
29."Innovative Mosque May Turn On Tap to Savings Nationwide," The National, 2010.
30."IUCN Statement on Asian Houbara Bustard," The Express Tribune, November 6, 2015.
31."Mosque Saves Over 15,000 Gallons of Water in a Month," Gulf News, 2010.
32."Pakistan's 'Super Seeders' Show Promise in Curbing Stubble Burning, But Uptake Is Slow," Health Policy Watch, December 5, 2024.
33."Saudi Arabia Goes Ahead with 'Green Mosque' Initiative," Gulf News, 2024.
34."Water Efficiency Is a Necessity," The Express Tribune, March 29, 2023

---

[1] ابن ماجه، محمد بن يزيد، **سنن ابن ماجه**، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدي فيه، حديث :425

[2] ،بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللهﷺ وسننه وایامه**، کتاب الوضوء باب الوضوء بالمُد، رقم الحدیث :201۔

مسلم بن حجاج، **المسند الصحیح المختصر من السنن بنقل العدل عن العدل عن رسول اللهﷺ**، کتاب الحیض، باب القدرالمستحب من الماء فی غسل الجنابة، رقم الحدیث :325۔

[3]بخاری ، کتاب المزارعة، باب فضل الزرع والغرس إذا أُكل منه، رقم الحدیث :2320۔

[4]مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، رقم الحدیث :223۔

[5]مسلم، کتاب الطهارة، باب النهي عن التخلي في الطرق والظلال، رقم الحدیث :269۔

[6]نسائی، احمد بن شعیب، **المجتبیٰ من السنن**، کتاب الضحایا، باب من قتل عصفورًا بغیر حقها، رقم الحدیث :4446۔

[7]بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم الحدیث :3318۔

[8]بخاری، کتاب المساقاة، باب فضل سقي الماء، رقم الحدیث :2363۔

[9]القرآن، سورة الأعراف 7 :31۔

[10]مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف، رقم الحدیث :1009۔

[11] ترمذی، محمد بن سوره، **الجامع المختصر من السنن عن رسول اللهﷺ ومعرفة الصحیح والمعلول وما علیه العمل** کتاب الأدب، باب ما جاء في النظافة، رقم الحدیث2799 - ،

[12]بخاری، کتاب الصلاة، باب قول النبیﷺ :جُعِلَت لي الأرض مسجدًا وطهورًا، رقم الحدیث :335۔

[13]مسلم، کتاب الحج، رقم الحدیث :1362۔

[14]بخاری، کتاب الاستسقاء، باب ما یُقال إذا مطرت، رقم الحدیث :1032۔

[15]ابن حنبل، احمد بن محمد، **مسند الامام احمد بن حنبل**، رقم الحدیث :12902۔

[16]David Eckstein, Vera Künzel, and Laura Schäfer, Global Climate Risk Index 2021: Who Suffers Most from Extreme Weather Events? Weather-Related Loss Events in 2019 and 2000–2019 (Bonn: German watch, 2021), https://www.germanwatch.org/en/19777,accessed 27.06.2026.

[17] Ministry of Water Resources, Government of Pakistan. National Water Policy 2018. Islamabad: Ministry of Water Resources, 2018.

[18]ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدي فيه، رقم الحدیث :425۔

[19]بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا، رقم الحدیث :159۔

[20] Introducing Good Irrigation Practices to Overcome Water Mismanagement, Nestlé Pakistan,accessed 23.03.2026.
Zakir Hussain et al., High Efficiency Irrigation Technology as a Single Solution for Multi-Challenge: A Case of Pakistan, Sarhad Journal of Agriculture 34, no. 4 (2018).

[21] Water Efficiency Is a Necessity, The Express Tribune, March 29, 2023.

[22] Innovative Mosque May Turn On Tap to Savings Nationwide, The National, 2010.
Mosque Saves Over 15,000 Gallons of Water in a Month, Gulf News, 2010.

[23] Food and Agriculture Organization of the United Nations (FAO), Global Forest Resources Assessment 2020: Main Report (Rome: FAO, 2020).

[24]بخاری، کتاب المزارعة، باب فضل الزرع والغرس إذا أُكل منه، رقم الحدیث :2320۔

[25]ایضاً، کتاب فضائل المدینه، باب حرم المدینه، رقم الحدیث :1867۔

[26] کی جانب سے 2011ء میں شروع کردہ ایک عالمی (IUCN) جرمنی اور آئی یو سی این :(Bonn Challenge) بون چیلنج ماحولیاتی اقدام ہے، جس کا مقصد 2030ء تک دنیا بھر کی 350 ملین ہیکٹر بنجر اور تباہ شدہ زمینوں کی بحالی اور شجرکاری ہے۔ یہ منصوبہ عالمی سطح پر حیاتیاتی تنوع کے تحفظ، موسمیاتی تبدیلیوں کے تدارک اور پائیدار معاشی ترقی کے حصول کے لیے اہم ترین عالمی کوششوں میں شمار ہوتا ہے۔

[27] UNEP/DICF, "Forest: Pakistan," Interactive Country Fiches, https://dicf.unepgrid.ch/pakistan/forest,accessed 25.05.2026.

[28] "Saudi Arabia Goes Ahead with 'Green Mosque' Initiative," Gulf News, 2024; "How the Saudi Green Initiative Has Moved from Ambition to Action, Two Years On," Arab News, March 2023.

[29] IQAir. World Air Quality Report 2023. Steinach, Switzerland: IQAir, 2024.

[30]مسلم، کتاب الطهارة، باب النهی عن التخلی فی الطرق والظلال، رقم الحدیث :269۔

[31] University of Chicago, Energy & Environment Lab, "Reducing Pollution from Crop Burning,accessed 01.05.2026.

[32] یہ محکمہ زراعت پنجاب کا ماحول دوست اقدام ہے، جس کا مقصد دھان کی باقیات جلانے کے روایتی عمل کو روک کر اسموگ کا تدارک کرنا ہے۔ اس کے تحت کسانوں کو جدید زرعی مشینری پر سبسڈی فراہم کی جاتی ہے، تاکہ باقیات کو جلانے کے بہ جائے زمین میں ہی تلف کر کے مٹی کی زرخیزی اور پائیدار زراعت کو فروغ دیا جا سکے۔

[33] International Growth Centre, "Crop Residue Burning in Pakistan: A Systems Approach Towards Sustainability" (2023).

[34] Burning, But Uptake Is Slow," Health Policy Watch, December 5, 2024.

[35] United Nations Office for the Coordination of Humanitarian Affairs (UN OCHA), Pakistan: 2022 Monsoon Floods, Situation Report (Islamabad: UN OCHA, 2022).

[36]بخاری، کتاب الاستسقاء، باب ما یُقال إذا مطرت، رقم الحدیث :1032۔

[37] نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی وفاقی ادارہ ہے، جو 2010ء کے سیلاب کے پسِ منظر میں نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2010ء کے تحت قائم ہوا۔)ابتداءً پر 2007ء میں آرڈیننس کے ذریعے تشکیل پایا(۔ یہ وزیراعظم کی زیرِ نگرانی قومی سطح پر آفات سے نمٹنے کی پالیسی سازی، ہم آہنگی اور امدادی کارروائیوں کی سربراہی کرتا ہے۔

[38] ،صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز بھی اسی ایکٹ)2010ء (کے تحت ہر صوبے)پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا کی ہدایات کی روشنی میں صوبائی سطح پر آفات کی NDMA بلوچستان(اور گلگت بلتستان میں قائم کی گئیں، جو روک تھام، تیاری اور ردعمل کے اقدامات کو مربوط اور نافذ کرتی ہیں۔

[39] "Enhancement of Disaster Preparedness: Approaches of Place Attachment and Behavior to 'Build Back Better' Mosque as Tsunami Evacuation Building in Banda Aceh City, Indonesia," ScienceDirect, 2023.
Islamic Relief Worldwide, "2004 Tsunami: Helping Communities Be Prepared in the Future, accessed 19.02.2026.

[40] UNEP/DICF, "Pollution: Pakistan," Interactive Country Fiches, United Nations Environment Programme, https://dicf.unepgrid.ch/pakistan/pollution, accessed 12.02.2026.

[41]مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف، رقم الحدیث :1009۔

[42] ترمذی، کتاب الأدب، باب ما جاء في النظافة، رقم الحدیث :2799۔

[43]بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم الحدیث :3318۔

[44]نسائی، کتاب الضحایا، باب من قتل عصفورًا بغیر حقها، رقم الحدیث :4446۔

[45] یہ تلور کے نام سے مشہور ایک خوب صورت اور نایاب صحرائی پرندہ ہے۔ سردیوں میں وسط ایشیا سے گرم خشک پاکستانی صحرائی ریگستانوں میں آجاتا ہے۔

[46] The Houbara Bustard Commission, Third National Report on Houbara Population and Conservation in Pakistan (Islamabad: Houbara Foundation International Pakistan, 2019).
WWF-Pakistan, "Position Statement on Hunting of the Asian Houbara Bustard in Pakistan" (Lahore: WWF-Pakistan, n.d.).

[47] CITES: Convention on International Trade in Endangered Species of Wild Fauna and Flora
یہ ایک بین الاقوامی معاہدہ ہے، جو 1973ء میں طے پایا اور 1975ء میں نافذ العمل ہوا۔ اس کا مقصد نایاب اور خطرے سے دوچار جنگلی جانوروں اور پودوں کی بین الاقوامی تجارت کو منظم اور محدود کر کے ان کی بقا کو یقینی بنانا ہے۔ پاکستان اس کنونشن کا دستخط کنندہ ملک ہے۔

[48] IUCN: International Union for Conservation of Nature
یہ 1948ء میں قائم ہونے والی ایک عالمی تحفظاتی تنظیم ہے، جو اپنی مشہور ریڈ لسٹ کے ذریعے دنیا بھر کی حیاتیاتی کا سائنسی جائزہ اور درجہ بندی (جیسے Vulnerable، Endangered، Critically Endangered) انواع کی بقا کی صورتحال فراہم کرتی ہے۔

[49] International Union for Conservation of Nature (IUCN), "Chlamydotis macqueenii," The IUCN Red List of Threatened Species, assessed 2014; Convention on International Trade in Endangered Species of Wild Fauna and Flora (CITES), Appendix I.

[50]"IUCN Statement on Asian Houbara Bustard," The Express Tribune, November 6, 2015.

[51] What is Saudi Green Initiative?, Saudipedia, https://saudipedia.com/en/what-is-saudi-green-initiative-, accessed 12.04.2026.

[52]Fatwa on Protection of Endangered Species to Maintain the Balanced Ecosystems, Yale Forum on Religion and Ecology, https://fore.yale.edu/FaithActionSDG/Project/Indonesian-Ulama-Council-MUI/Fatwa-on-Protection-of-Endangered-Species-to -, accessed 12.03.2026.

[53] "Environmental Fatwas of Indonesia, Religion and Public Life, Harvard Divinity School, https://rpl.hds.harvard.edu/religion-context/case-studies/climate-change/environmental-fatwas-indonesia-, accessed 14.03.2026.

54